یہدی من یشاء الی رجسٹرڈ ۲۲ آصفیہ

# صراط مستقیم

## خالص

مذہبی علمی و اخلاقی مضامین کا بہترین مجموعہ

جلد (۱۳) بابتہ ماہ آذر ۱۳۴۵ف نمبر (۱)

مرتبہ

حکیم نور محمد ابو الفدا فاروقی

(معاون)

واحد بخش وحیدی بی۔اے۔ال ال۔بی

مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

قیمت سالانہ عام عہ

مقام اشاعت حیدرآباد دکن

معظم جاہی نزد گوشہ محل

# فہرست مضامین

(۱) ہدیۂ تبریک ........................ حسب ایڈیٹر ........
(۲) اسلامی قومیت ........................ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
(۳) وجود قیامت ........................ ایڈیٹر

ا

# ھدیۂ تبریک

ہم ناظرین رسالہ "صراطِ مستقیم" کی خدمت میں نہایت خلوص اور محبت کے ساتھ سالِ نو کے لئے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ رسالہ "صراط مستقیم" نے اپنی عمر کا بارھواں سال ختم کرلیا اور تیرھویں سال میں قدم رکھا۔ اس مدت میں اس نے ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے اس کا اندازہ ناظرین صراط مستقیم بخوبی کرسکتے ہیں۔ پچھلے سال جناب ایڈیٹر صاحب کی طویل علالت کے باعث چند ماہ تک رسالہ پابندی کے ساتھ شائع نہ ہوسکا۔ بحمد اللہ بہ نسبت پہلے کے اب وہ تندرست ہیں اسلئے خدا کی ذات سے قوی امید ہے کہ آئندہ سے رسالہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک شایع ہوجایا کریگا۔

ہم ناظرین "صراط مستقیم" سے دعا کے طالب ہیں فقط

نیاز مند

سب ایڈیٹر

# اسلامی قومیت ۲

گزشتہ سے پیوستہ

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (۶۰:۱)

معبودوں سے جنہیں تم خدا کو چھوڑ پوجتے ہو کوئی تعلق نہیں ہے ہم نے تمکو چھوڑ دیا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت اور دشمنی ہوگئی تاوقتیکہ تم ایک خدا پر ایمان نہ لاؤ۔

وہ کہتا ہے کہ :-

لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۹:۳)

اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی دوست اور محبوب نہ رکھو اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو محبوب رکھیں۔ تم میں سے جو کوئی انکو محبوب رکھیگا وہ ظالموں میں شمار ہوگا۔

اور :-

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ (۶۴:۲)

تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے لوگ بھی ہیں جو تمہارے (بحیثیت مسلمان ہونیکے) دشمن ہیں ان سے حذر کرو

.....

وہ کہتا ہے کہ اگر تمہارے دین اور تمہارے وطن میں دشمنی ہو جائے تو دین کی خاطر وطن کو چھوڑ کر نکل جاؤ جو شخص دین کی محبت پر وطن کی محبت کو قربان کرکے ہجرت نہ کرے وہ منافق ہے۔ اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۴:۱۲)

اس طرح ایک طرف تو اسلام اور کفر کے اختلاف سے خون کے قریب ترین رشتے کٹ جاتے ہیں ماں، باپ، بھائی، بیٹے صرف اس لئے جدا ہو جاتے ہیں کہ

کہ وہ اسلام کے مخالف ہیں۔ قوم کو اس لئے چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ خدا سے دشمنی رکھتی ہے۔ وطن کو اس لئے خیر باد کہا جاتا ہے کہ وہاں اسلام اور کفر میں عداوت ہے۔ گویا اسلام دنیا کی ہر چیز پر مقدم ہے۔ ہر چیز اسلام پر قربان کی جا سکتی ہے۔ اور اسلام کسی چیز پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ اب دوسری طرف دیکھئے یہی اسلام کا تعلق ہے جو ایسے لوگوں کو ملا کر بھائی بنا دیتا ہے جن کے درمیان نہ خون کا رشتہ ہے، نہ وطن کا نہ زبان کا نہ رنگ کا۔ تمام مسلمانوں کو خطاب کرکے کہا جاتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (۳: ۱۰۳) | تم سب ملکر اللہ کی رسّی کو مضبوط تھامے رہو اور آپس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں باہمی الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت (اسلام) کی بدولت بھائی بھائی بن گئے۔ تم (آپس کی عصبیتوں کی |

وجہ سے آگ سے بھرے ہوئے گڑھے کے سرے پر تھے۔ اللہ نے تمکو اس سے بچا لیا۔

تمام غیر مسلموں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

| | |
|---|---|
| فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (۹: ۱۱) | اگر وہ کفر سے توبہ کریں، نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ |

اور مسلمانوں کی تعریف کی جاتی ہے کہ:۔

| | |
|---|---|
| مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (۴۸: ۲۹) | محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں۔ |

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (صلعم) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ نیز وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ پھیریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں جونہی کہ انھوں نے ایسا کیا ہم پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہو گئے الا کہ یہ حق اور انصاف کی خاطر ان کو حلال کیا جائے۔ اس کے بعد ان کے وہی حقوق ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی واجبات ہیں جو سب مسلمانوں پر ہیں"۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد)

پھر یہی نہیں کہ حقوق اور فرائض میں مسلمان برابر ہیں، اور ان میں کسی فرق و امتیاز کی گنجائش نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد نبوی ہے کہ:-

المسلم للمسلم کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔

مسلمان کے ساتھ مسلمان کا تعلق ایسا ہے جیسے ایک دیوار کے اجزاء جن کو ایک دوسرے سے پیوستہ کر دیا جاتا ہے۔

اور:-

مثل المومنین فی توادھم و تراحمھم و تعاطفھم کمثل الجسد الواحد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔

آپس کی محبت اور رحمت و مہربانی میں مسلمانوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جسم کہ اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کے لئے بے خواب بے آرام ہو جاتا ہے۔

ملتِ اسلام کے اس جسم نامی کو رسول اللہؐ نے "جماعت" کے لفظ سے

(باقی)

# وجود قیامت

گذشتہ سے پیوستہ

کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا خواہ کسی زمانہ سے سوال و جواب متعلق ہوئے۔ میرے نزدیک بلکہ ہر اس شخص کے نزدیک جسکو عربیت میں ذوق سلیم اور قریحۂ جدیدہ ہے۔ یہ ہی معنی پسند آئیں گے مادہ وفا سے قرآن شریف میں بہت سی جگہ الفاظ وارد ہوئے ہیں ان الفاظ کو ایک ہی وجہہ پر محمول کیا جائے تو وہ کلام زیادہ فصیح و بلیغ ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہر لفظ کو علیحدہ علیحدہ وجہہ پر محمول کیا جائے تحلیث کا مقولہ ہے شوق الکلام علیٰ وجہم افصح من سوقہ علی الوجوہ او کمال قال معجم الادبا۔ اس کے علاوہ یہ معنی حقیقی ہیں بغیر تعذر حقیقت کے قبیح ہے اور اگر قبیح نہیں تو قرینہ صارفہ ہونا ضروری ہے یہاں کوئی قرینہ نہیں نفی قرینہ سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مواقع برائے قرینہ ہو کہ حمل علی الحقیقت کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔ اس معنی کے لحاظ سے قرآن شریف میں ہر جگہ جہاں مادہ وفا کا لفظ وارد ہوا ہے سب جگہ یہ ہی معنی ہیں۔ اور کوئی معنی نہیں اور نہ دوسرے معنی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً توفی کے معنی وقت پورا ہونے لے بعد لے لینا یا پورا لے لینا لغتاً اور حقیقتاً ہیں یہ اس باب کے تحت میں جتنے الفاظ قرآن پاک میں آئے ہیں سب جگہ یہ معنی پائے جائیں گے اس معنی کے فرق دو ہیں ایک کسی زندہ چیز کا اس کے وقت پر اٹھا لینا۔ دوسرے زندہ چیز کو موت دے کر روح کو اٹھا لینا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے

معنی کے لحاظ سے فلما توفیتنی کے معنے فرمایا۔ اور یہ صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری کی حدیث میں اس آیت کے ساتھ تمثیل کرتے ہوئے فلما توفیتنی فرمایا تو دوسرے فرد کے لحاظ سے اور یہ بھی صحیح تھا بعض گمراہ فرقوں کا یہ اعتراض کہ کتاب التفسیر میں حضور کی تمثیل فلما توفیتنی کو موت کے معنی پر محمول کرتا ہے۔ غلط ہو گیا بلکہ اگر میں مدعیانہ طور پر یہ کہوں کہ قرآنِ مجید میں توفی کے معنی کہیں بھی موت کے نہیں آئے بعض اوقات اس سے جو مراد لی جاتی ہے تو وہ باعتبار لزوم کے ہے نہ باعتبار حقیقت معنی کے کیونکہ بعض حالات میں توفی کا لازمی نتیجہ موت ہے۔ نہ یہ کہ توفی کے معنی ہی موت ہیں ( توفیتنی مسلماً والحقنی بالصالحین ) اس معنی پر دلالت کرتا ہے میری مدت پوری کردے اس حال میں کہ میں مسلمان ہوں. ظاہر ہے کہ مدت پوری ہونے پر موت لازمی ہے یہ لفظ توفی نزولِ قرآنِ شریف کے قبل ان معنوں میں استعمال ہی نہیں ہوا۔ وفات کی جگہ عرب ہمیشہ موت استعمال کرتے تھے جس کے ساتھ کفار کا یہ عقیدہ تھا موت بمعنی اعدام ہے دوبارہ زندہ ہونا ان کے نزدیک بعید تھا۔ اس استبعاد کی نفی کے لئے جابجا قرآن شریف میں توفی کا لفظ استعمال ہوا مطلب یہ تھا کہ اعدام نہیں بلکہ وقت معینہ کے لئے ہم زمین پر بھیجے گئے تھے وقت پورا ہونے کے بعد تم کو اٹھا لیا گیا یہ لطافت موت پر محمول کر لینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ ہم اپنے استقراء کے حد تک قرآن پاک میں جہاں جہاں کفار کا معارضہ کیا گیا ہے اور ان کی استبعاد لغت پر رد کیا گیا ہے۔ وہاں لازمی طور پر

توفیٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے ہم کہہ سکتے ہیں حقیقت توفیٰ کی یہ بھی ہے
موت اس کے لوازم میں سے اس کی افراد کی ایک فرد ہے۔ توفیٰ اور موت
میں نسبت عموم خصوص ہے بنا، افراد میں نسبت تباین محقق ہے جہلائے
عرب نے قبل اسلام اس لفظ کو موت کے معنی میں استعمال نہیں کیا اسلئے
کہ ان کے مزعومات موت بمعنی اعدام تھا اور توفیٰ اس سے تباین ہے۔
قرآن کریم میں ہے (قالوا ان ھی الا حیوتنا الدنیا نموت و ما
یھلکنا الا الدھر وما نحن بمبعوثین) اوپر کی تقریر سے یہ واضح
ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں لفظ موت سے باوجود فصیح ہونے کے لفظ
توفیٰ کی طرف رجوع کرنا قرآن کے خاص مصطلحات میں سے ہے۔
اپنی رائے سے مرجوع عنہ پر محمول کرنا حقیقت اصطلاح قرآنی
کو معہ جملہ مصالح ملحوظ سمیت باطل کرنا ہے۔ یہ نسخ اور تحریف کی ایک
قسم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تصنیف میں (
) توفیٰ کو قرآنی ہونا تسلیم کرتے ہیں بلکہ خود ہی بیان کرتے ہیں کہ
توفیٰ کو موت کے معنی میں لینا سراسر جہالت ہے کیونکہ اسکے معارضہ
میں اور مخالفت میں بہت سے نصوص قرآنی اور احادیث موجود ہیں۔
یکلم الناس فی المھد وکھلاً۔ انسان کی زندگی کے تین زمانے ہوتے ہیں۔

طفولیت          شباب          کہولت

اگر عمر کے زیادہ اجزا کئے جائیں تو زمانوں کے حساب میں زیادتی
ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ شباب تک طفولیت کا اطلاق ہوتا ہے۔ شباب کا

کہولت تک کے تمام منازل پر شمول ہے۔ اور کہولت کا موت تک کے تمام منازل پر التوا رہے۔ اس لئے آیت میں دونوں زمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے استدلال کی حقیقت ان دونوں زمانوں کی تحقیق میں پوشیدہ ہے۔ زمانہ طفولیت کا کلام اس لئے کہ اعجاز تھا۔ زمانہ کہولت کا کلام اگر اعجاز نہیں تو پھر اس کے ذکر سے نتیجہ۔ کہولت میں ہر انسان گفتگو کرتا ہے۔ حضرت مسیح کا رفع کہولت کے زمانہ میں ہوا اور ہزاروں کلمات آپ سے منقول ہیں۔ اگر کہولت سے عام کلام مقصود ہو تو اعجاز مقارن بیان کرنا بے نتیجہ ضرور ہے۔ دونوں کلام اعجاز ہوں اور مزید تخصیص یہ ہی ہو کہ دونوں کسی ایک ہی غرض پر مشتمل ہوں اور کلام بصر کا اعجاز تو صراحتاً قرآن میں مذکور ہے (انی عبد اللہ و آتانی الکتٰب وجعلنی نبیا) جس میں از روئے علم الٰہی قبل از قبل مثلثین پر چوٹ کی گئی ہے اور حضرت مریمؑ کی برائت کی ہے جیسا کہ معلوم ہوگا اور زمانہ کہولت کا اعجاز سوائے اس کے نہیں کہ آسمان سے واپس آکر کلام کریں اسی خصوص پر۔ یہ صورت آپکی دونوں شہادت ہیں۔ اپنی والدہ کی برارت میں ابطال عقیدہ تثلیث میں بے لوث اور زیادہ موثر ثابت ہونگے۔

(۱) زمانہ مہد کی شہادت کہ قدرت الٰہی کا کرشمہ اور ہر تصنع سے بعید۔

(۲) بعد نزول جو لوگ ہٹ دھرم زمانہ طفولیت کے بعد بھی حضرت بتول کو تہمت لگاتے رہے اور قیامت تک ذریات کی نسل باقی رہی

(باقی)

# شرح اُجرتِ اشتہار

| تعداد | سالانہ | ششماہی | سہ ماہی | ایک اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| ایک صفحہ | صعہ/ | یعہ/ | ہے/ | عا/ ۸/ |
| نصف صفحہ | یعہ/ | ہے/ | عہ/ | عہ ۱۲/ |
| پاؤ صفحہ | ے/ | للعہ/ | ہے ۸/ | عہ ۱۴/ |

## نوٹ

صراطِ مستقیم بہ تعداد کثیر شایع ہو رہا ہے۔ اس کی کثیر اشاعت سے فائدہ اٹھا کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ اشتہارات کی اجرت کم رکھی گئی ہے۔ اشتہارات کے ساتھ اجرت پیشگی لی جائے گی۔

# قواعد و ضوابط

(۱) جواب طلب امور کیلئے جوابی ٹکٹ بھیجا جائے ...

کیا جائے۔

(۲) مراسلت کے وقت خریدار صاحبان نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم ادائی جواب یا عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

(۳) صراط مستقیم میں فقہ، اخلاق کے علاوہ دیگر علمی تاریخی اور اصلاحی مضامین نثر و نظم شایع ہوتے ہیں۔

(۴) سیاسی مضامین شایع نہیں کئے جائیں گے۔

(۵) جو حضرات تین خریدار بنائیں گے اُن کے نام سال بھر رسالہ مُفت جاری رہے گا۔

(۶) جملہ خط و کتابت و ترسیل بنام سب ایڈیٹر صراط مستقیم (۹۰۵) معظم جاہی نزد گوشہ محل حیدر آباد دکن۔